يا أيها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون
اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں
جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔
سورۃ البقرہ 184:2
رمضان

فہرست مضامین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اداریہ

عزیز خدام بھائیو! یہ محض اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں ایک مرتبہ پھر رمضان کے دِن دکھائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قریب آنے کا ایک اور موقع فراہم کیا ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اس سے بھر پور فائدہ اٹھائیں اور اپنی زندگیوں میں ایک مستقل تبدیلی لانے والے ہوں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 2/ جون 2017ء میں فرمایا :

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری اُمّت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ تعالیٰ کے نبی! رمضان کے فضائل کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے۔“(معجم الکبیر جلد 22 صفحہ 388-389 حدیث 967 ابو مسعود الغفاری مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

اسی طرح ایک اور روایت میں ہے جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ آپ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان کی حالت میں اور اپنا محاسبہ نفس کرتے ہوئے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (صحیح البخاری کتاب الایمان باب صوم رمضان احتسابا من الایمان حدیث 38) اور اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ رمضان کی کیا کیا فضیلتیں ہیں تو تم ضرور اس بات کے خواہشمند ہوتے کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔

پس رمضان کی فضیلت نہ صرف مہینے کے دنوں سے ہے، نہ صرف ایک وقت تک کھانے پینے کے رکنے سے ہے۔ صرف اس بات کے لئے سارا سال اللہ تعالیٰ کی جنت کے لئے تیاری نہیں ہو رہی ہوتی۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دوسری حدیث ہے اس میں واضح طور پر فرما دیا کہ ایمان کی حالت میں روزہ رکھنے اور اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے روز و شب رمضان میں گزارنے سے ہی یہ مقام ملتا ہے اور جب یہ حالت ہو گی تو تبھی گزشتہ گناہ بھی معاف ہوتے ہیں۔ انسان ایمان میں ترقی کرتا ہے۔ اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے۔ اپنی کمزوریوں کو دیکھتا ہے۔ اپنے اعمال کو دیکھتا ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی پر غور کرتا ہے۔ اپنے عملوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو تبھی گناہوں کی معافی بھی ہوتی ہے۔ اور یہی مقصد اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی رمضان کے روزوں سے حاصل کرنے کا بیان فرمایا ہے۔

زاہد چوہدری
مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

(سورة العلق آیت 2)

قرآن کریم

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰى وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡكُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ كَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰهُ بِكُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِكُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُكۡمِلُوا الۡعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰٮكُمۡ وَلَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اِس کے روزے رکھے اور جو مریض ہو یا سفر پر ہو تو گنتی پوری کرنا دوسرے ایام میں ہو گا۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا اور چاہتا ہے کہ تم (سہولت سے) گنتی کو پورا کرو اور اس ہدایت کی بنا پر اللہ کی بڑائی بیان کرو جو اُس نے تمہیں عطا کی اور تا کہ تم شکر کرو۔

(سورۃ البقرہ آیت 186)

اللهم صل علی محمد و علی آل محمد کما صلیت علی ابرھیم و علی آل ابرھیم انك حمید مجید
اللھم بارك علی محمد و علی آل محمد کما بارکت علی ابرھیم و علی آل ابرھیم انك حمید مجید

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلٍ ـ رضى الله عنه ـ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ " إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ، لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ "

سہل بن سعد ساعدی سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ریان کہتے ہیں قیامت کے دن اس دروازہ سے صرف روزہ دار ہی جنت میں داخل ہوں گے ، ان کے سوا اور کوئی اس میں سے نہیں داخل ہو گا ، پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہے ؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے ان کے سوا اس سے اور کوئی نہیں اندر جانے پائے گا اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر اس سے کوئی اندر نہ جا سکے گا۔

(بخاری کتاب الصوم)

کلام الامام امام الکلام

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"کم کھانا اور بھوک برداشت کرنا بھی تزکیہ نفس کے واسطے ضروری ہے اس سے کشفی طاقت بڑھتی ہے انسان صرف روٹی سے نہیں جیتا بالکل ابدی زندگی کا خیال چھوڑ دینا اپنے اوپر قہر الٰہیٰ کا نازل کرنا ہے مگر روزہ دار کو خیال رکھنا چاہیے کہ روزے سے صرف یہ مطلب نہیں کہ انسان بھوکا رہے بلکہ خدا کے ذکر میں بہت مشغول رہنا چاہیے ۔ آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے ۔ ان ایام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتل الی اللہ حاصل کرنا چاہیے ۔ بد نصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اُس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں ۔ خدا سے فتحیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔"

(بحوالہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ اپنی تحریروں کی رو سے صفحہ نمبر 1005)

(سورۃ البقرہ آیت 186)

رمضان اور اس کی اہمیت

(از ابدال احمد مانگٹ) درجہ اولیٰ، جامعہ

رمضان وہ مبارک مہینہ ہے کہ جس کے لئے ہر سال مسلمان اس کی برکتوں کو سمیٹنے کے لئے منتظر رہتے ہیں۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہونا شروع ہوا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

شَهۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡهِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ (البقرہ ۱۸۶)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کے لئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق و باطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔

اللہ تعالیٰ جو بار بار رحم کرنے والا ہے ماہِ رمضان میں اپنی رحمت کے دروازے پہلے سے بڑھ کر کھولتا ہے۔ چنانچہ "حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ بہت عظیم اور برکتوں والا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے فضلوں سے نوازنے کے طریقے تلاش کرتا ہے کہ کس طرح مَیں اپنے بندوں کو شیطان کے پنجے سے نکالوں اور اپنا بندہ بناؤں۔" (خطبہ جمعہ ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء، بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اور جہاں پر اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے اپنے بندوں کے لئے کھولتا کہ وہ بڑھ چڑھ کر اس کی عبادت کریں اور اس کا قرب حاصل کریں تو ساتھ ہی ساتھ وہ جہنم کے دروازے بھی ان پر بند کر دیتا ہے اور شیطان کو قید کر دیتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔" (صحیح البخاری جلد سوم، کتاب الصوم، باب ۵)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَتَّقُوۡنَ (البقرہ ۱۸۴)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

پھر حدیث میں اس بات کا ذکر ملتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں"۔ (الجامع الصغیر صفحہ ۱۴۶ حدیث ۲۴۱۵)

ایک اور حدیث میں ملتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ "روزہ دوزخ سے بچنے کے لیے ایک ڈھال ہے اس لیے (روزہ دار) نہ فحش باتیں کرے اور نہ جہالت کی باتیں اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اس کا جواب صرف یہ ہونا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں، (یہ الفاظ) دو مرتبہ (کہہ دے) اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پسندیدہ اور پاکیزہ ہے، (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) بندہ اپنا کھانا پینا اور اپنی شہوت میرے لیے چھوڑ دیتا ہے، روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور (دوسری) نیکیوں کا ثواب بھی اصل نیکی کے دس گنا ہوتا ہے۔" (صحیح البخاری کتاب الصوم، باب ۲)

روزہ ایک ایسی خاص عبادت ہے کہ انسان تمام دنیاوی لذات سے دور ہو جاتا ہے اس حد تک کہ وہ کھانا پینا بھی اپنے اوپر حرام کر دیتا ہے تاکہ وہ روحانی طاقت اپنے اندر پیدا کر لے۔ لیکن روزہ صرف اتنا ہی

نہیں کہ انسان بھوکا اور پیاسا رہے۔ روزوں کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :

”روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔... روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بُھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔... پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو رُوح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نِرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تحلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔“ (ملفوظات جلد ۵ ص ۱۰۲، ایڈیشن ۱۹۸۸ء)

اور اسی ضمن میں حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں: ”صرف بھوکا پیاسا نہیں رہنا بلکہ اس کے ساتھ تمام برائیوں کو بھی چھوڑنا ہے، نیکیوں کو اختیار کرنا ہے، غریبوں کا خیال رکھنا ہے، ان کی ضروریات کو پورا کرنا ہے، نمازوں کی ادائیگی بھی کرنی ہے، فرض سے بڑھ کر نوافل پڑھنے کی طرف بھی توجہ کرنی ہے اور ان تمام چیزوں کے ساتھ روزے دار بھی ہو، تمام جائز چیزوں، خوراک وغیرہ کو ایک معینہ مدت کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر چھوڑنے والے ہو، تمام شرائع پورے کرنے والے ہو تو یہ تمہارے جو فتنے ہیں جن فتنوں میں تم پڑے ہوئے ہو اولاد کی طرف سے، کاروباری ہیں، ہمسایوں کے ہیں، لڑائی جھگڑے ہیں تو ان نیکیوں کی وجہ سے جو تم انجام دے رہے ہوگے ان سے تم بچ سکتے ہو اور یہ نیکیاں ہیں جو ان فتنوں کا کفارہ ہو جائیں گی۔“ (خطبہ جمعہ ۳۱ ،اکتوبر ۲۰۰۳ء، بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

پس یہ وہ مبارک دن ہیں جن میں شیطان جکڑ دیاجاتا ہے اور خدا تعالیٰ کوشش کرنے والوں کے ہر گناہ بخش دیتا ہے ۔نبی اکرمﷺ نے فرمایا کہ روزہ ایک ڈھال ہے اور آگ سے بچانے والا ایک حصن حصین ہے۔ یعنی ایک مضبوط قلعہ ہے جو آگ کے عذاب سے بچاتا ہے۔(تحفۃ الصیام صفحہ 39)

روزہ رکھنا ایک بوجھ نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی نعمت ہے جس سے ہم کو بھر پور فائدہ اٹھانا چاہیے۔جو لوگ سال میں نماز ،تلاوت قرآن کریم، نوافل میں سستی دیکھاتے ہیں ان کے لیے رمضان بہترین موقع ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر نے کی کوشش کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے خطبہ میں حضورؐ کے بارہ میں حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو خوشی ایک ماں کو ایک گمشدہ بچے کے ملنے سے ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ خوشی اپنے گمشدہ بندے کے ملنے سے ہوتی ہے۔ واپس آنے سے ہوتی ہے، عبادات بجا لانے سے ہوتی ہے۔“(خطبہ جمعہ ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء، بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

بڑھاپے کی عمر میں بعض لوگ اس نعمت سے محروم ہونے لگتے ہیں۔ اس امر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے کہ ”بعض دفعہ بیماری کی وجہ سے ایک عمر کے بعد روزے چھوڑنے پڑتے ہیں۔ لیکن نوجوانی کی عمر ایسی ہے کہ اس میں روزے صحیح طور پر رکھے جا سکتے ہیں۔ اور اس عمر کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔“(خطبہ جمعہ ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء، بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان اور اس کی اہمیت کو بھرپور طریقے سے سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اس کی برکتوں اور فضلوں کے وارث ٹھہریں۔ آمین ثم آمین

رغبتِ دل سے ہو پابندِ نماز و روزہ
نظرانداز کوئی حصہ احکام نہ ہو
(کلام محمود)

مشعلِ راہ

سب سے خوشی سے پیش آؤ

حضرت مصلح موعود 11 نومبر 1938 کو مدرسہ احمدیہ میں تقریر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

"احمدیت کا کام ساری دنیا میں انصاف قائم کرنا ہے اور پھر ایک احمدی دوسرے احمدی کا روحانی رشتہ دار ہے۔ اس لئے ہر احمدی سے محبت اور خوش خلقی سے پیش آنا چاہیے۔ تم جب ایک احمدی سے ملو تو تمہیں ایسی ہی خوشی حاصل ہو جیسے اپنے بھائی سے ملتے وقت ہوتی ہے۔ "

مشعل راہ جلد اول صفحہ 72- 73

ہستی باری تعالیٰ
ناشر
نظارت نشر واشاعت قادیان
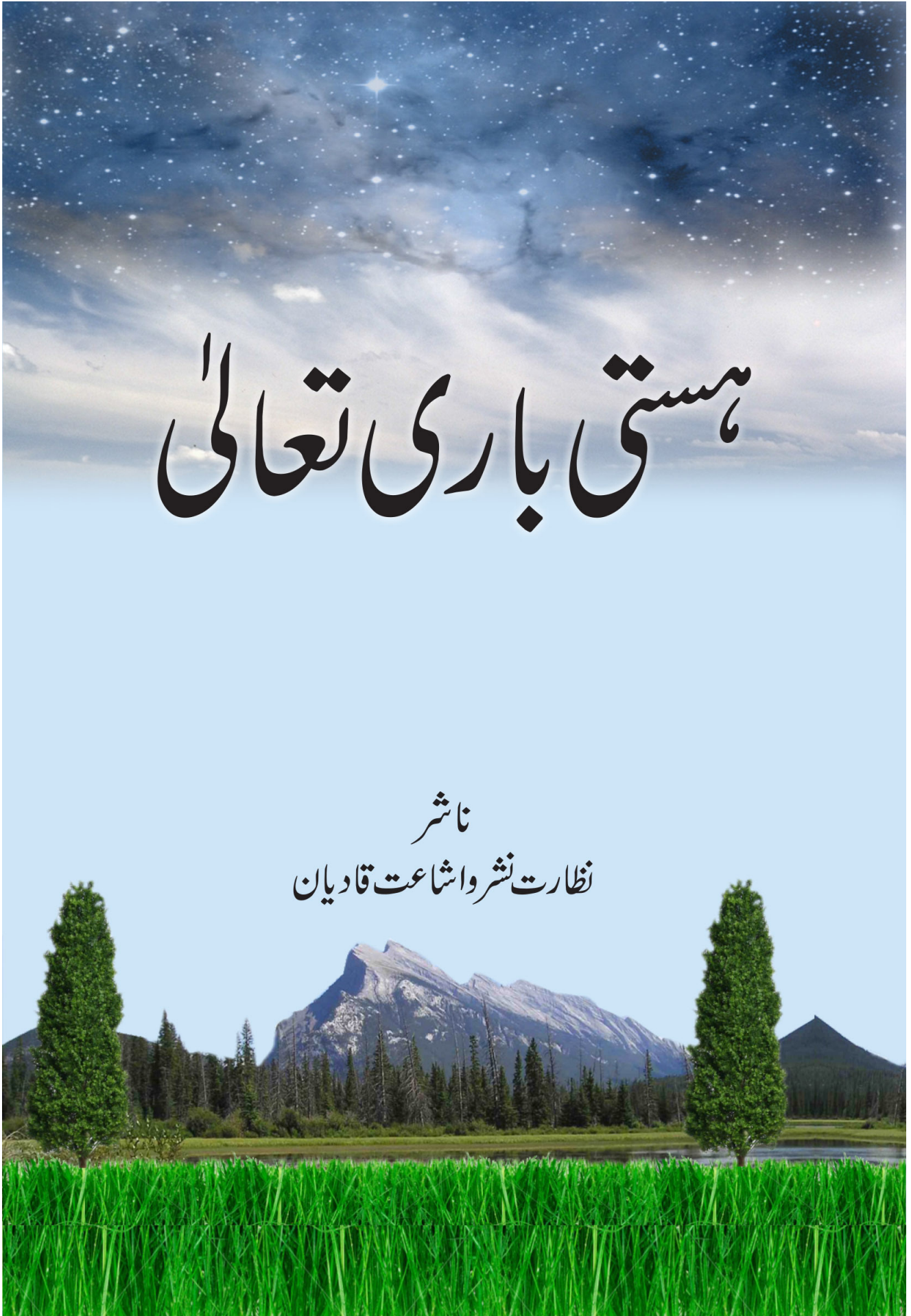
تعارف کتاب

ہستی باری تعالیٰ

حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد، المصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ

حضرت مصلح موعودؓ نے جلسہ سالانہ قادیان 1921 کے موقع پر ''ہستی باری تعالیٰ'' کے موضوع پر حقائق و معارف سے پُر، بصیرت افروز، عالمانہ اور جامع خطاب فرمایا تھا۔
حضورؓ نے اپنی اس تقریر میں ہستی باری تعالیٰ کے آٹھ دلائل اور ان پر پیدا ہونے والے اعتراضات کے جواب ارشاد فرمائے۔ خدا تعالیٰ کی صفات سے اس کی ہستی کا ثبوت فراہم فرمایا اور صفات الٰہیہ کی اقسام بھی بیان فرمائیں۔
اللہ تعالیٰ کے متعلق اہلِ یورپ کے خیالات، زرتشتیوں، ہندووں، آریوں کے تصورات کے بالمقابل اسلام کی خدا تعالیٰ سے متعلق تعلیمات تفصیل سے بیان فرمائیں۔ علاوہ ازیں اپنی اس تقریر میں حضورؓ نے شرک کی تعریف، اور اس کی اقسام بیان فرماتے ہوئے ان کا اصولی اور مدلل ردّ بھی مہیا فرمایاا ور رؤئیت الٰہی، اس کے مدارج، فوائد اور رؤئیت کے حصول کے طریق اور ذرائع بھی بیان فرمائے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا عشق رسول ﷺ

از کامران اسلم، درجہ ثانیہ جامعہ احمدیہ کینیڈا

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (سورۃ اٰل عمران:۳۲)

ترجمہ : تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا، اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ اپنے مقام ومرتبہ اور جو بھی ان کو فیض حاصل ہوا اس کے بارے میں فرماتے ہیں: ”میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سیّد و مولیٰ فخر الانبیا اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔“

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 64)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس محبت اور خوبصورتی سے اپنی تحریرات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت بیان کی ہے اس کی مثال ہمیں کہیں اور نہیں ملتی کیونکہ ایک سچا عاشق ہی اپنے محبوب کی خوبیوں کو اس خوبصورتی سے بیان کرتا ہے کہ اس کے ایک ایک لفظ میں اپنے معشوق کی محبت عیاں ہورہی ہوتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی سچا عاشق نہیں۔ آپ علیہ السلام کی محبت اور عقیدت کا اندازہ مندرجہ ذیل اقتباسات سے کر سکتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں:”وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا یعنی انسان کامل کو وہ ملایک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا آفتاب میں بھی نہیں تھا وہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ سو وہ نُور اس انسان کو دیا گیا اور حسب مراتب اس کے تمام ہم رنگوں کو بھی یعنی ان لوگوں کو بھی جو کسی قدر وہی رنگ رکھتے ہیں“

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۱۶۰، ۱۶۱)

نیز آپ فرماتے ہیں: ”پس میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اُس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہوچکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی ۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی اِس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اس کی زندگی میں اُس کو دیں ۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۱۱۸ ، ۱۱۹)

پھر حضرت مسیح موعودؑ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے عالی مقام کے بارے میں فرماتے ہیں: ”جو لوگ ناحق خدا سے بے خوف ہوکر ہمارے بزرگ نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرے الفاظ سے یاد کرتے اور آنجناب پر ناپاک تہمتیں لگاتے اور بدزبانی سے باز نہیں آتے ان سے ہم کیوں کر صلح کریں ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہم شورہ زمین کے سانپوں اور بیابانوں کے بھیڑیوں سے صلح کرسکتے ہیں ، لیکن ان لوگوں سے ہم صلح نہیں کرسکتے جو ہمارے پیارے نبی پر جو ہمیں اپنی جان اور ماں باپ سے بھی پیارا ہے ناپاک حملے کرتے ہیں ۔ خدا ہمیں اسلام پر موت دے۔ ہم ایسا کام کرنا نہیں چاہتے جس میں ایمان جاتا رہے ۔“ (پیغام صلح صفحہ، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۵۹)

حضرت مسیح موعودؑ نے متعدد بار اپنے عشق کا اظہار عربی کلام، فارسی کلام اور اردو کلام میں کیا ہے۔اپنے منظوم کلام میں اپنے پیشوا کا کچھ اس طرح ذکر فرماتے ہیں :

اردو کلام

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیرالوریٰ یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اسکا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(قادیان کے آریہ اور ہم ، صفحہ ۶۵)

ربط ہے جانِ محمدؐ سے میری جاں کو مُدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

مصطفٰی پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۲۲۴ ۔ مطبوعہ ۱۸۹۳ء)

عربی کلام

يَا حِبِّ إِنَّكَ قَدْ دَخَلْتَ مَحَبَّةً
فِي مُهْجَتِيْ وَمَدَارِكِيْ وَجَنَانِيْ

ترجمہ ۔ اے میرے پیارے! تیری محبت میرے خون میں، میری جان میں ،میرے حواس اور میرے دل میں رچ گئی ہے۔

(شرح قصیدہ صفحہ ۱۸۶)

يَا رَبِّ صَلِّ عَلٰى نَبِيِّكَ دَائِمًا
فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا وَبَعْثٍ ثَانٍ

ترجمہ۔ اے میرے رب! اپنے نبی پر ہمیشہ درود بھیج۔ اِس دُنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی۔

(شرح قصیدہ صفحہ ۱۷۸)

فارسی کلام

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ہر تار و پودِ من بسرائد بعشق اُو
از خود تہی و از غمِ آں دِلستاں پُرم

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۷۶ طبع اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۸۵)

ترجمہ۔"یعنی اللہ تعالیٰ کے بعد مَیں محمد (صلی اللہ علیہ و سلم) کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر یہ کفر ہے تو اللہ تعالیٰ کی قسم میں سخت کافر ہوں۔

میرا ہر رگ و ریشہ اس کے عشق کے راگ گا رہا ہے، میں اپنی خواہشات سے خالی اور اس محبوب کے غم سے پُر ہوں۔"

(شرح قصیدہ صفحہ 25)

اب خاکسار آپؑ کی مبارک زندگی کے چند واقعات آپ کے سامنے پیش کرتا ہے۔

راوی لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ کا واقعہ ہے حضرت مسیح موعود اپنے مکان کے ساتھ والے البیت میں جو البیت المبارک کہلاتا ہے ۔ اکیلے ٹہل رہے تھے اور آہستہ آہستہ کچھ گنگناتے جاتے تھے اور اس کے ساتھ ہی آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی تار بہتی چلی جارہی تھی ۔ اُس وقت ایک مخلص دوست نے باہر سے آکر سُنا تو آپ آنحضرت ﷺ کے صحابی حضرت حسّان بن ثابت کا ایک شعر پڑھ رہے تھے جو حضرت حسان نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر کہا تھا اور وہ شعر یہ ہے ۔

كُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِیْ فَعَمِیَ عَلَيْكَ النَّاظِرُ

مَنْ شَآءَ بَعْدَكَ فَلْيَمُتْ فَعَلَيْكَ كُنْتُ اُحَاذِرُ

'یعنی اے خدا کے پیارے رسول !تُو میری آنکھ کی پُتلی تھا جو آج تیری وفات کی وجہ سے اندھی ہوگئی ہے ۔ اب تیرے بعد جو چاہے مرے مجھے تو صرف تیری موت کا ڈر تھا جو واقع ہوگئی۔'

راوی کا بیان ہے کہ جب میں نے حضرت مسیح موعود کو اس طرح روتے دیکھا اور اُس وقت آپ البیت میں بالکل اکیلے ٹہل رہے تھے تو میں نے گھبرا کر عرض کیا کہ حضرت ! یہ کیا معاملہ ہے اور حضور کو کونسا صدمہ پہنچا ہے ؟ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ مَیں اِس وقت حسّان بنؓ ثابت کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اور میرے دل میں یہ آرزو پیدا ہورہی تھی کہ "کاش یہ شعر میری زبان سے نکلتا ۔"

(سیرت طیبہ صفحہ ۲۷، ۲۸)

پھر حضرت مرزا سلطان احمد صاحب آپؑ کی زندگی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں۔ حضرت مرزا سلطان احمد جو حضرت مسیح موعود کی پہلی بیوی سے سب سے بڑے بیٹے تھے ۔ آپ حضور کی زندگی میں جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہوئے تھے ۔ بلکہ آپ نے حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں بیعت کی ۔ آپ کے قبول احمدیت سے پہلے زمانہ کی بات ہے کہ اُن سے ایک دفعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے حضرت مسیح موعودؑ کے اخلاق و عادات کے متعلق پوچھا تو انہوں نے اس پر فرمایا کہ" ایک بات میں نے والد صاحب (یعنی حضرت مسیح موعودؑ) میں خاص طور پر دیکھی ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف والد صاحب ذرا سی بات بھی برداشت نہیں کرسکتے تھے اگر کوئی شخص آنحضرتؐ کی شان کے خلاف ذرا سی بات بھی کہتا تھا تو والد صاحب کا چہرہ سرخ ہوجاتا تھا اور غصے سے آنکھیں متغیر ہونے لگتی تھیں اور فوراایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو والد صاحب کو عشق تھا۔ ایسا عشق میں نے کسی شخص میں نہیں دیکھا اور مرزا سلطان احمد صاحب نے اس بات کو بار بار دُہرایا ۔"

(سیرت طیبہ صفحہ ۸۲ ، ۹۲)

ہمارے آقا کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہمیں سلام کرتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ لاہور یا امرت سر کے سٹیشن پر تھے کہ پنڈت لیکھرام بھی وہاں آ پہنچے اور اس نے آپ کو آ کر سلام کیا۔ چونکہ پنڈت لیکھرام آریہ سماج میں بہت بڑی حیثیت رکھتے تھے اس لئے جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے وہ بہت خوش ہوئے کہ لیکھرام آپ کو سلام کرنے کے لئے آیا ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انکی طرف ذرا بھی توجہ نہ کی اور جب یہ سمجھ کر کہ شاید آپ نے دیکھا نہیں کہ پنڈت لیکھرام صاحب سلام کر رہے ہیں آپ کو اس طرف توجہ دلائی گئی تو آپ نے بڑے جوش سے فرمایا کہ اسے شرم نہیں آتی کہ میرے آقا

کو تو گالیاں دیتا ہے اور مجھے آ کر سلام کرتا ہے۔ گویا آپ نے اس بات کی ذرا بھی پَرواہ نہ کی کہ لیکھرام آیا ہے"

(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد۸ صفحہ ۱۶۱)

میں اپنے مضمون کا اختتام حضرت مسیح موعودؑ کے اس اقتباس سے کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

"ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہوگیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لیے آتے ہیں اور ایک نے ان سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔"

(براہین احمدیہ ،روحانی خزائن جلد اول صفحہ ۵۹۸ ، بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

اللّٰھم صلی علی محمد و علیٰ آل محمد و بارِك و سلِم انك حمید مجید
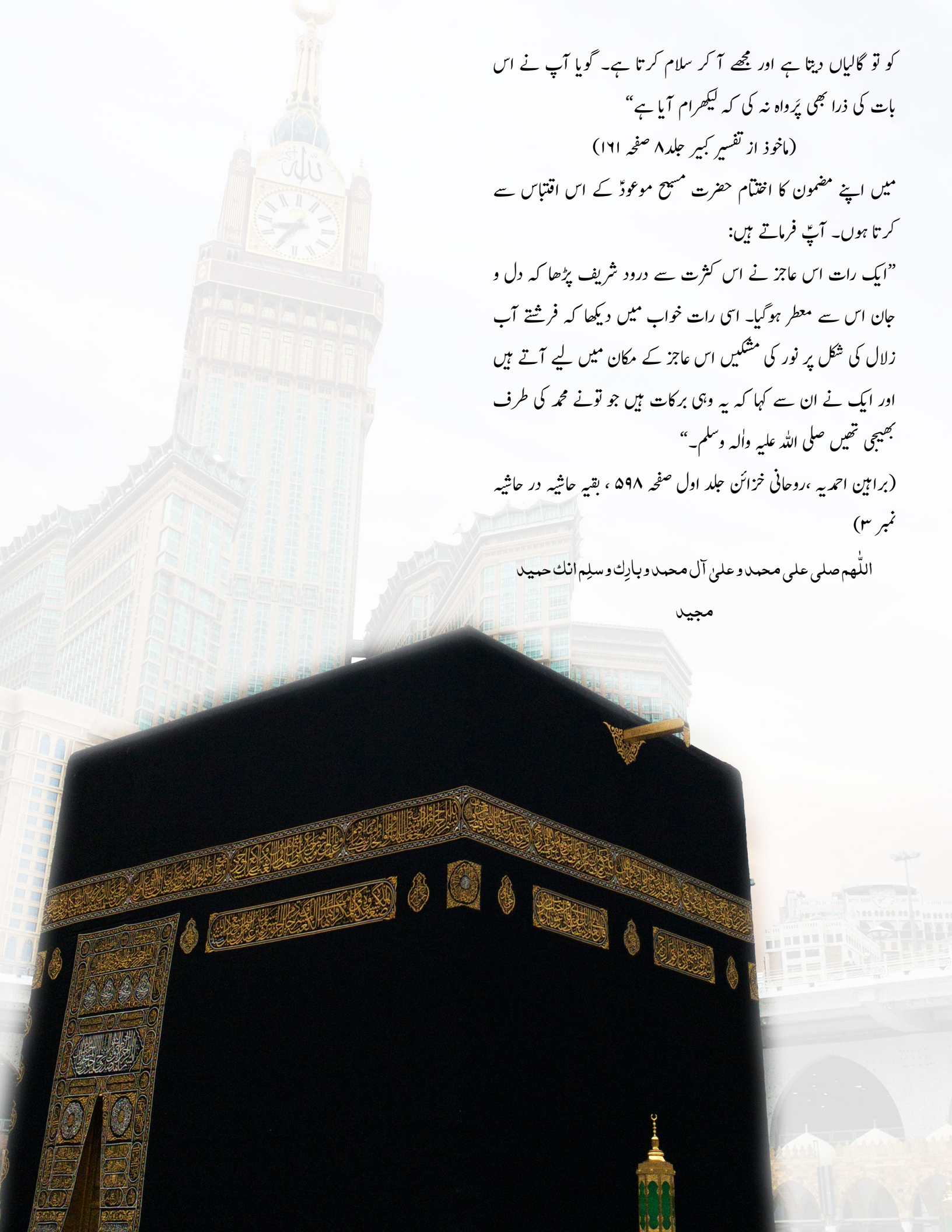
حضرت مصلح موعودؓ کا اللہ تعالیٰ سے تعلق

از نعمان احمد، درجہ ثالثہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی سورۃ الرعد آیت ۹۲ میں فرماتا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ

یعنی (اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو) سنو! اللہ ہی کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔ دل کی تسکین کا ایک بہت بڑا جزو بلکہ تمام کا تمام ہی اللہ کے ذکر سے تعلق رکھتا ہے۔ کسی بھی انسان کے تعلق باللہ کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ وہ کس قدر اپنے رب عظیم کی محبت میں سرشار اور محو ہے اور تبھی یقینی طور پر وہ اس قابل بھی ہوتا ہے کہ لوگوں میں اللہ جل شانہٗ کی محبت کا پرچار کر سکے۔

حضرت مصلح موعود رضي اللہ عنہ اس مقصد عظیم کو سمجھتے ہوئے فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ نے آدمی کو پیدا ہی محبت کے لیے کیا ہے اور اس کے پیدا کرنے کا مقصد اور غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو اور اس دائمی زندگی بخشنے والے سمندر میں ہمیشہ غوطہ زن رہے“

(محبت الٰہی، انوارالعلوم جلد ۱، صفحہ ۱۹ ایڈیشن ۲۰۰۸)

آپ رضی اللہ عنہ ان خوش قسمت پاکبازوں میں سے تھے جنہوں نے اپنی تخلیق کا مقصد سمجھتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے ایسی لو لگائی کہ پھر اس رب کریم نے بھی کبھی آپ کا ہاتھ نہ چھوڑا اور آپ کو آپ کے ابراہیمی انجام کی بشارت دی۔ اس مقدس رویٔہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ رضي اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”میں نے دیکھا کہ میں بیت الدعا میں بیٹھا تشہد کی حالت میں دعا کر رہا ہوں کہ الٰہی! میرا انجام ایسا ہو جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہوا۔ پھر جوش میں آکر کھڑا ہو گیا ہوں اور یہی دعا کر رہا ہوں کہ دروازہ کھلا ہے اور میر محمد اسمٰعیل صاحب اس میں کھڑے روشنی کر رہے ہیں۔ اسمٰعیل کے معنی ہیں خدا نے سن لی۔ اور ابراہیمی انجام سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام کا انجام ہے کہ ان کے فوت ہونے پر خدا تعالیٰ نے حضرت اسحاقؑ اور حضرت اسماعیلؑ دو قائمقام کھڑے کر دیے۔ یہ ایک طرح کی بشارت ہے۔ جس سے آپ لوگوں کو خوش ہو جانا چاہئے۔“

(عرفان الٰہی، انوارالعلوم جلد ۴، صفحہ ۳۵۰ ایڈیشن ۲۰۰۸)

اور پھر ساری دنیا نے دیکھا اور خدا کی اس بشارت کی گواہ بنی جب آپ ہی کی اولاد میں سے خدا نے دو خلفاء اس کے پیارے مسیح کی جانشینی میں کھڑے کر دیئے۔

جہاں خدا کا سلوک آپ رضي الله عنه سے بے مثل تھا وہیں آپ نے بھی اس تعلق کو لوگوں میں پھیلانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ آپؓ کی تحریروں میں جگہ جگہ ہمیں تعلق باللہ کے نظارے نظر آتے ہیں ۔ ایک دفعہ جب آپ رضي الله عنه نے دعا کے طریق پر مفصل تقریر کی تو ایسی ہی بات ایک صاحب نے آپ کو خط میں لکھی تو آپ نے فرمایا:

"اس میں شق نہیں کہ مجھے محبت ہے اور ایسی محبت ہے کہ اور کسی کو اپنے متعلقین سے بھی کیا ہو گی۔ مگر میں نے وہ طریق اس لیے بھی بتائے کہ میں جانتا ہوں کہ وہ خدا جس نے مجھے وہ بتائے تھے ایسا خدا ہے کہ اس کا دیا ہُوا مال جس قدر زیادہ خرچ کیا جائے اسی قدر زیادہ بڑھتا اور بڑے بڑے انعامات کا باعث بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے جس قدر طریق بتائے تھے ان کو بتا کر اپنا گھر خالی نہیں کیا بلکہ اور زیادہ بھر لیا تھا۔"

(ذکر الٰہی، انوارالعلوم جلد ۳، صفحہ ۴۸۴ ایڈیشن ۲۰۰۸)

پس اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کتب سے یہ انوار اکھٹے کرنیوالے ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ایک مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

آنحضرت ﷺ کی ایک دُعا جو آپ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات میں کی:

”اے اللہ!تومیری باتوں کو سنتاہے اور میرے حال کو دیکھتاہے۔ میری پوشیدہ باتوں اور ظاہر امور سے تو خوب واقف ہے۔ میرا کوئی بھی معاملہ تجھ پر کچھ بھی مخفی نہیں ہے۔ مَیں ایک بدحال، فقیر اور محتاج ہوں، تیری مدد اور پناہ کا طالب، سہما ہوا، اپنے گناہوں کا اقراری اور معترف ہوں۔ مَیں تجھ سے ایک عاجز مسکین کی طرح سوال کرتاہوں، تیرے حضور میں ایک گناہگارذلیل کی طرح زاری کرتا ہوں۔ ایک اندھے نابینا کی طرح خوفزدہ تجھ سے دعا کرتاہوں جس کی گردن تیرے آگے جھکی ہوئی ہے اور جس کے آنسو تیرے حضور بہہ رہے ہیں۔ جس کا جسم تیرے حضور گرا پڑاہے اور تیرے لئے اس کا ناک خاک آلودہ ہے۔ اے اللہ!توُمجھے اپنے حضور دعا کرنے میں بدبخت نہ ٹھہرا دینا اور میرے ساتھ مہربانی اور رحم کا سلوک فرمانا۔ اے وہ جو سب سے بڑھ کر التجاؤں کو قبول فرماتاہے اور سب سے بہتر عطا فرمانے والاہے۔ (میری دعا قبول فرما)۔

(الجامع الصغیر للسیوطیؒ۔ جز اول صفحہ ۵۶ مبطوعہ المکتبۃ الاسلامیۃ لائلپور۔ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۱ صفحہ ۱۷۴۔ مطبوعہ بیروت بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دُعا:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دُعا جو آپؑ نے حضرت نواب محمد علی خان صاحب کو لکھ کر دی تھی کہ یہ دعا کیا کریں:

"اے رب العالمین ! مَیں تیرے احسانوں کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ تو نہایت ہی رحیم و کریم ہے۔ تیرے بے غایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش تامَیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو اور میری پردہ پوشی فرما اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تُو راضی ہو جائے۔ مَیں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات کی پناہ مانگتاہوں کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما، رحم فرما، رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا کیونکہ ہر ایک فضل وکرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ (آمین)"

(بحوالہ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۳۱ اکتوبر ۲۰۰۳)

درست تلفّظ

ارسلان احمد باجوہ۔ بیری نارتھ

النداء کے معزز قارئین گزشتہ شمارہ میں ہم نے بعض ایسے الفاظ کی نشاندہی کی تھی جسے بالعموم غلط تلفظ کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ آج ہم مزید چند الفاظ آپ کی خدمت میں لیکر آئے ہیں۔ انہیں غور سے دیکھیے اور اگر آپ بھی انہیں اب تک غلط ادا کرتے آئیں تو اپنی اصلاح فرمائیے۔

غلط تلفظ	درست تلفظ
اِخْلاق	اَخْلاق
تعلَق	تعلُّق
اَدارہ	اِدارہ
بارَش	بارِش
مُشکَل	مُشکِل
ناصَر	ناصِر
کَتاب	کِتاب
پسِ منظر	پس منظر
اَغوا	اِغوا
عادَل	عادِل

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تو شفا مجھے

جب تک کہ دم میں دم ہے اسی دین پر رہوں
اسلام پر ہی آئے جب آئے قضا مجھے

بے کس نواز ذات ہے تیری ہی اے خدا
آتا نظر نہیں کوئی تیرے سوا مجھے

تیری رضا کا ہوں میں طلب گار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

ہاں ہاں نگاہِ رحم ذرا اس طرف بھی ہو
بحر گنہ میں ڈوب رہاہوں بچا مجھے

احساں نہ تیرا بھولوں گا تازیست اے مسیحؑ
پہنچا دے گر تو یار کے در پر ذرا مجھے

سجدہ کناں ہوں در پہ ترے اے مرے خدا
اٹھوں گا جب اٹھائے گی یاں سے قضا مجھے

ڈوبا ہوں بحر عشقِ الٰہی میں شاد میں
کیا دے گا خاک فائدہ آبِ بقا مجھے

(کلام محمود)

مجلس
خدام الاحمدیہ
کینیڈا